International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

حضرت شاہ ولی اللہؒ کے تفسیری افادات ونکات، سورۃ الفاتحہ کا مطالعہ

Hazrat Shah Waliullah's Commentarian Benefits and points, Study of Surah Al-Fatihah

1. Syed Masood Hussain Shah,
Ph.D. Scholar,
AIOU Islamabad, Pakistan
Email: msyed51@gmail.com
ORCID ID: **https://orcid.org/0000-0003-0512-518X**

2. Dr. Hafiz Muhammad Sajjad,
Associate Professor,
AIOU Islamabad, Pakistan
Email: muhammadsajjad@aiou.edu.pk
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-5525-2315

To cite this article: Syed Masood Hussain Shah and Dr. Hafiz Muhammad Sajjad. 2022. "حضرت شاہ ولی اللہؒ کے تفسیری افادات ونکات، سورۃ الفاتحہ کا مطالعہ: Hazrat Shah Waliullah's commentarian Benefits and points, Study of Surah Al-Fatihah". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 4 (Issue 1), 234-242.

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 4 || January - June 2022 || P. 234-242
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-4-1-18/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.04.01.u18
Journal Homepage	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	10 June 2022

License:	This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract:

Shah Wali Ullah(1703-1762) played a very pioneer and vital role to convey the message of the Quran to the people of the subcontinent in their language. He wrote many books on various topics in the light of the Quran and Sunnah. Although he wrote the principle of interpretation of the Quran (Al-Fouz Al-Kabeer), translation of the Quran (Fath-ur-Rahman) with commentary footnote. Although he never wrote a complete Tafseer of the Quran. But in his books, he discussed the Quranic verses with their glory and interpretation. There are many interpretative points discussed. So, the article is focused on the interpretative, exegetical and unique points of Shah Wali Ullah which are mentioned in his books. So, in this article from

his books Izalatulkhifa un khilfatulkhulafa, Hujjatulh al Balgha, Fath al khabeer and Al balagh al mobeen have been selected. The article is divided into the following parts i.e. brief biography of Shah Waliullah, commentary points in Surat Al-Fatiha, results and recommendations. His exegetical points of view are very important to understanding the teaching of the Quran and are very helpful for the scholars so that this topic has been adopted.

Keywords: Shah Wali Ullah, Quran, Interpretation, Hujjatulh al Balgha, Fath al khabeer

1. تمہید:

شاہ ولی اللہؒ (۱۷۰۳ء-۱۷۶۲ء) برصغیر کی وہ نابغہ روزگار شخصیت تھے جنہیں اللہ کریم نے قرآن فہمی کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ آپؒ نے مسلمانوں کی اخلاقی اور روحانی پستی کے زمانہ میں درست فہم دین، اصلاح عقائد اور دعوت الی القرآن کے جو اصلاحی اور تجدیدی کارہائے نمایاں انجام دیے وہ ماضی کے علماء و مصنفین میں کم نظر آتے ہیں۔ آپؒ کے زمانہ میں عام تو عام خواص تک قرآن کے معانی اور مطالب، احادیث کے احکام و ارشادات اور فقہ کے اسرار و مصالح سے بے خبر تھے۔ مسلمانوں کی قرآن سے جذباتی وابستگی علمی اور فکری پختگی پیدا کرنے کے بجائے جمود و تعطل کی نذر ہو کر رہ گئی تھی۔ فلسفیانہ موشگافیوں نے جڑ پکڑ لی تھی اور لوگوں میں حلقہ قرآن فہمی کے بجائے تصوف اور قصے کہانیوں کی محافل سجانے کا رحجان تھا۔ چنانچہ آپؒ نے مسلمانوں کے فکری انحطاط کا مؤثر علاج فہم قرآن اور اشاعت قرآن کو خیال کرتے ہوئے فتح الرحمٰن بترجمۃ القرآن کے نام سے فارسی میں قرآن کریم کریم کا ترجمہ کیا اور الفوز الکبیر فی اصول تفسیر، فتح الخبیر اور المقدمہ فی قوانین ترجمہ جیسے شہرہ آفاق رسائل تحریر فرمائے تاکہ مسلم امت سلف صالحین کے فہم قرآن سے مستفید ہو کر اپنی اصل کی طرف لوٹے۔ آپؒ کی اس تحریک کا مرکز و محور قرآن کریم تھا۔ آپ کی اس تحریک کا یہ فائدہ ہوا کہ ملت اسلامیہ ہند قرآن خوانی سے نکل کر قرآن فہمی کے مرحلہ میں داخل ہوئی جس کے اثرات آپؒ کے بعد کے تراجم قرآن و تفسیر اور اصلاح امت کی تحریکوں میں محسوس کیے جاسکتے ہیں۔ آپؒ کی قرآنی فکر اور اصلاح امت کی یہ تحریک آپؒ کے بعد مفسرین قرآن اور مصلحین کے لیے ایک مشعل ثابت ہوئی۔ مولانا شبلی لکھتے ہیں: "ابن تیمیہ اور ابن رشد کے بعد بلکہ خود انہی کے زمانے میں جو تعلیمی تنزل شروع ہوا تھا اس کے لحاظ سے یہ امید نہ رہی تھی کہ پھر کوئی صاحب دل و دماغ پیدا ہو گا۔ لیکن قدرت کو اپنی نیرنگیوں کا تماشا دکھانا تھا کہ آخیر زمانے میں جبکہ اسلام کا نفس پاز پسیں تھا۔ شاہ ولی اللہ جیسا شخص پیدا ہوا جس کی نکتہ سنجیوں کے آگے غزالی، رازی اور ابن اشد کے کارنامے بھی ماند پڑھ گئے۔[1] سید ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں کہ شاہ صاحبؒ کے زمانہ میں غیر مسلموں کے اثرات، قرآن وحدیث سے ناواقفیت اور دوری اور نتائج وخطرات اور عوام کی پسندیدگی اور ناپسندیدگی سے آنکھیں بند کر کے موثر کوشش کے طویل خلانے ہندوستان میں جو صورت حال پیدا کر دی تھی اور دین حنیفی کے متوازی جو نظام عقائد اور مسلم معاشرہ کی زندگی کے میدان میں جاہلیت کا جو سبزہ خود رو پیدا ہو گیا تھا اس مرض بلکہ وبائے عام کے علاج کے لیے قرآن مجید کے مطالعہ و تدبر اور اس کے فہم کو آپ نے سب سے موثر علاج سمجھا۔[2] آپؒ نے اگرچہ فتح الرحمٰن فی ترجمۃ القرآن پر مختصر تفسیری حاشیہ بھی لکھا ہے اور غرائب القرآن پر فتح الخبیر کے نام سے رسالہ قرآنی ترتیب میں لکھا ہے لیکن باقاعدہ تفسیر قرآن دیگر مفسرین کرام کی طرح مرتب نہیں کی۔ البتہ آپؒ نے اپنی تصانیف میں جو کہ عقائد، فقہ تصوف، حدیث اور ترجمہ قرآن و تفسیر کے اصول پر مشتمل ہیں میں جہاں قرآنی آیات سے احکام شرعیہ کو عقل کی میزان پر تولنے اور اہل بدعت و گمراہ فرقوں کے رد میں مختلف عنوانات کے ضمن میں استدلال و استشہاد کیا ہے وہاں آیات کے ضمن میں تفسیری مباحث موجود ہیں جو

[1] - Shibli Naumani,elm alklam and alklam,Nafees academy Urdu bazar Karachi,1979,p87
[2] - Syed Abu AlhassanAli Nadvi,tareikh-e-dawat wa Azimat,majlis nashriat-e- Islam,Karachi,part5,p138-140

آپ کے تفسیری اسلوب اور تفسیری نکات کے ترجمان ہیں۔ عنوان زیر بحث میں انہی تفسیری نکات کی روشنی میں بطور نمونہ کے "سورۃ الفاتحہ کے تفسیری نکات کے تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ" کو پیش کرنے اور قرآنی ترتیب میں جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مقالہ تین حصوں پر مشتمل ہے۔ اول: شاہ ولی اللہؒ کا علمی مقام و مرتبہ۔ دوم: تفسیری نکات سورۃ الفاتحہ۔ سوئم: نتائج بحث و سفارشات اور ماخذ و مصادر

2. سورۃ الفاتحہ

بِسۡمِ اللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا
﴿ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَالَمِينَ﴾[1]	سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو رب ہے سب جہانوں کا۔

تفسیری نکات:

شاہ ولی اللہ الفاظ و غرائب کی توضیح و تشریح میں لکھتے ہیں۔ "الحمدلله، الشکر لله (یہی قول ہے ابن عباسؓ کا)، رب العالمين، مالك المخلوقات كلها"[2] سب شکر اللہ ہی کے لیے ہے جو سب مخلوقات کا مالک ہے۔ شاہ صاحبؒ فتح الرحمٰن کے حاشیہ میں رب العالمین کی تفسیر میں لکھتے ہیں "یعنی عالم انس و عالم جن و عالم ملائکہ و علی ھذا القیاس"[3] الحمد کی تفسیر میں سلف کے ہاں تعریف اور شکر دونوں معانی مراد لی گئی ہے۔ عربی زبان میں دونوں معانی مستعمل ہیں فتح الرحمٰن میں خود شاہ صاحبؒ نے سورۃ الأنعام آیت ۴۵ اور سورۃ الأعراف ۴۳ آیت میں معنی وسپاس خدای راست پروردگار عالم ہا جبکہ آیت زیر بحث، سورۃ الانعام آیت ۱، سورۃ یونس آیت ۱۰، سورۃ الکھف آیت (۱) اور سورۃ الفاطر آیت (۱) میں معنی ہمہ ستائش آن خدائ راست کیے ہیں۔ سلف میں مقاتل بن سلیمانؒ نے بھی آیت زیر بحث اور سورۃ الفاطر آیت ۱ کی تفسیر میں معنی الشکر للہ ہی مراد لیے ہیں اور حضرت اَبو ھریرۃؓ سے مروی حدیث رسولؐ ہے [أَنَّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يَقُولُ اللَّهُ- عَزَّ وَجَلَّ-: قَسَّمْتُ هَذِهِ السُّورَةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعالَمِينَ. يَقُولُ اللَّهُ- عَزَّ وَجَلَّ-: شَكَرَنِي عَبْدِي فَإِذَا قَالَ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ يَقُولُ اللَّهُ مَدَحَنِي عَبْدِي فإذا قال مالِكِ يَوْمِ الدِّينِ يَقُولُ اللَّهُ أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي وَلِعَبْدِي بَقِيَّةُ السُّورَةِ وَإِذَا قَالَ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ يَقُولُ اللَّهُ فَهَذِهِ لِعَبْدِي وَإِذَا قَالَ صِراطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ يَقُولُ اللَّهُ فَهَذِهِ لِعَبْدِي وَلَا الضَّالِّينَ. فَهَذِهِ لِعَبْدِي][4] کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ میں نے یہ سورۃ اپنے اور اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر لی ہے۔ پس جب میرے بندے نے کہا الحمد لله تو اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میرا شکر ادا کیا۔ پس جب اس نے کہا الرحمٰن الرحیم تو اللہ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری مدحت کی۔ پس جب اس نے کہا مالک یوم الدین تو اللہ فرماتے ہیں کہ اس نے میری ثنا بیان کی۔ اور بقیہ سورۃ میرے بندے کے لیے ہے۔ پس جب وہ کہتا ہے ایاک نستعین تو اللہ فرماتے ہیں پس یہ میرے بندے کے لیے ہے۔ اور جب بندہ کہتا ہے صراط الذین أنعمت علیھم ورولا الضالین تو اللہ فرماتے ہیں کہ یہ میرے بندے کے لیے ہے۔ شکر کے معنی میں یہاں جس تفسیری نکتہ کی جانب اشارہ ہے وہ یہ ہے کہ بندہ اپنی تخلیق اور کل کائنات کی تخلیق جو اس کے لیے سجائی گئی ہے اس پر اللہ کا سپاس شکر ادا کرتا ہے۔ مزید یہ کہ اللہ کی طرف سے ہدایت جو اللہ کی جانب سے سب سے بڑا انعام ہے اور جس کے لیے جب بندہ اللہ سے بطور دعا ملتجی ہونے کے لیے جب اس کی بارگاہ میں شرف باریابی و کتاب ہدایت کی ابتداء کرنے کی توفیق پاتا ہے تو اس پر وہ اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہے۔

---

[1]- Surah Al-Fateha,1:2
[2]- Shah Wali Ullah,Fatul Khabeer,matba Al Lakhnau,Munshi Nawalkashoor,1314AH,p2
[3]-Shah Wali Ullah,Fath alRahman bi tarjamae Quran,www.aqeedeh.com,p1
[4]- Abid,1,133,155,209,293,434,438,Tafsir Maqatal bin Suleman,Abu al Hassan Maqatal bn Slueman bin Bashiral Azdi,dar-e-ahya Alturas Bairut,VOL-3,p551

﴿ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ﴾[1] بڑا مہربان، نہایت رحم والا "اسمان من الرحمة "[2] اس کی رحمت سے مشتق دو نام ہیں۔اسمان من الرحمة معانی امام بخاریؒ کے قول "اسْمَانِ مِنَ الرَّحْمَةِ، الرَّحِيمُ وَالرَّاحِمُ بِمَعْنًى وَاحِدٍ، كَالعَلِيمِ وَالعَالِمِ "[3] کے مطابق بیان کیے ہیں۔

﴿مَٰلِكِ يَوْمِ ٱلدِّينِ﴾[4] مالک روز جزا کا۔"قاضی یوم الجزاء"[5] فیصلہ کرنے والا ہے جزا کے دن کا۔یہ معانی مفسر واحدیؒ کی موافقت میں لکھے گئے ہیں جیسا کہ وہ لکھتے ہیں"مأخوذٌ من المِلْك والمِلْك مأخوذٌ من المُلْك أَيْ: قاضي يوم الجزاء والحساب لأنَّه متفرِّدٌ في ذلك اليوم بالحكم"[6]

﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وإِيَّاكَ نَسْتَعِين﴾[7] تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

تفسیری نکات:

"اياك نعبد،نخصُّك بالعبادة ونقصدك ،واياك نستعين،نسألك بطلب المعونة"[8] ہم آپ ہی کو عبادت کے ساتھ خاص کرتے اور آپ ہی کی ذات کا قصد کرتے ہیں۔اور آپ ہی سے امداد کا سوال کرتے ہیں۔عبادت صرف اللہ ہی کی ہے اور استعانت بھی حقیقی معنوں میں صرف اللہ ہی سے ہے شاہ ولی اللہ نے مذکورہ آیت کو حدیث [أغيثوني يا عبادالله][9] کی تحقیق میں جو اہل قبور سے استعانت کے جواز میں پیش کی جاتی ہے لا کر بحث کی ہے اور ایک صحیح حدیث[و اذا استعنت فاستعن بالله][10] جب مدد مانگو تو صرف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو، کی تائید میں مذکورہ آیت پیش کی ہے ۔شاہ صاحب لکھتے ہیں "تقدیم ایاک بر ہر دو قول مفید حصر است بہر حال استفادہ قبرے اہل زمانہ را بر استعانت مفہوم از کلمۂ 'أغيثوني يا عباد اللہ' قیاس کردن قیاس الغائب علی الشاہد است و نیز قیاس مع الفارق کہ پیغمبر خدا از ندگی ایں بندگان را بلکہ خدمت معینہ و حضور ایشاں را واضح کردہ است و فرمود'فإن لله تعالى عبادا لا يراهم' وموت و انتقال اہل قبور ازیں عالم منصوص"[11] عبادت اور استعانت دونوں کلموں سے قبل (ایاک) کا کلمہ حصر کے لیے ہے جو عبادت اور استعانت دونوں کو اللہ کے لیے خاص کرتا ہے۔'أغيثونى يا عبادالله' اے اللہ کے بندو! میری فریاد رسی کرو سے اہل قبور سے استعانت کا جواز نکالنا ایسے ہے جیسے حاضر اور غائب کو برابر جاننا یا دو مخالف چیزوں کو مترادف سمجھنا۔'فإن ا لله تعالى عبادا لا يراهم' کہ اللہ کے ایسے بندے ہوتے ہیں جو نظر نہیں آتے (اگر صحیح ہے)، تو اُن بندگان خدا کی زندگی، ان کا وظیفہ حیات اور ایسے مواقع پر ان کا حاضر ہونا سب کچھ واضح کر دیا ہے جب کہ اس کے برعکس اہل قبور کی وفات اور رحلت اور اس دنیا سے انتقال ایک ثابت شدہ امر ہے۔مذکورہ روایت پر شاہ ولی اللہ نے صحت و سند کے اعتبار سے شک کا اظہار کا

1- Surah Al-Fateha,1:3

2- Fath alkhabeer,p2,Abi Hatim,Abu Muhammad Abdulrahmanbin Muhammadbin Idrees,Tafseer Al-Quran Al-Azeem,maktabatu Nazar,Mustifa albaz,Saudi Arabia,1419AH,Vol.1,Hadith No,8,9

3 -Albakhari,Abu Abdullah,Muhammad bin Ismael Al-Bakhari,Al Jami Al Masnad Alsahih,Dare Tauq Alnajah1422AH,vol.6,p17

4- Surah Al- Fatiha1:4

5- Fath alkhabeer,p2

6: Al-Wahdi,Abu al Hasan Ali bin Ahmad bin Muhammad,Al-Nisabori,Al-Shafi,Alwajiz fi tafsir alkitab alaziz,dar alqalam,aldar alshamia, Bairut,1415AH,vol.1,chap4,p88

7- Surah Al-Fatiha1:5

8- Fath Al-Khabeer,p2,Al-Wajiz lilwahdi,VOL.1,p1

9- Alalbani,Muhammad Nasir-ud-din,Sahih wa Zaef wa aljami alsagheer wa ziyadathu,almaktabah alislami,ch,VOL.1,Hadith No.1396

10 - AlHakim,Muhammad bin Abdullah,Al-Mustadrik ala alshihin,dar alkutab alalmiya,Bairut1411AH,VOL.3,Hadith No.6303

11- SHAH Wali Ullah,Al-Balagh Al-Mubeen,almaktabah alsalfia Shish mahal road Lahore 1381AH,p102

ہے۔المناویؒ نے فیض القدیر میں ابن حجر اور ھیثمی کے اقوال نقل کیے ہیں جن کے لحاظ سے یہ روایت منقطع ہے اور اسے عتبہ بن غزوان نے روایت کیا ہے اَبی بریدہ اور ابن مسعود کے درمیان سند منقطع ہے اور ایک راوی معروف بن حسان ہے جسے منکر الحدیث اور ضعیف قرار دیا گیا ہے۔[1] مذکورہ روایت جسے امام البانی نے بھی ضعیف کہا ہے مکمل اس طرح ہے [إذا أضل أحدكم شيئا أو أراد غوثا و هو بأرض ليس بها أنيس فليقل : يا عباد الله أغيثوني يا عباد الله أغيثوني فإن لله تعالى عبادا لا يراهم][2] مراد یہ ہے کہ اگر تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے جبکہ وہ ایسی سرزمین میں ہو جہاں اس کا کوئی غمگسار وملنسار نہ ہو اور وہ مدد کا طلب گار ہو تو وہ کہے اے اللہ کے بندو میری مدد کرو! پس اللہ کے بندے ہیں جنہیں وہ نہیں دیکھتے۔

غیر اللہ سے استعانت کا رد: مشرکین اپنے اغراض کے لیے غیر اللہ سے امداد طلب کیا کرتے تھے بیمار کی شفاء اور فقیروں کی تو انگری کو ان سے طلب کرتے تھے۔ان کے لیے نذریں مانتے تھے۔ان نذروں سے ان کو حل مطلب کی امید ہوا کرتی تھی۔تبرکاً ان کے نام جپا کر دیتے تھے اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر واجب کیا کہ نمازوں میں،(تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) پڑھا کریں۔لکھتے ہیں"انهم كانوا يستعينون بغير الله فى حوائجهم، من شفاء المريض، وغناء الفقير، وينذرون لهم، يتوقعون انجاح مقاصدهم بتلك النذور، ويتلون اسماء هم رجاء بركتها، فاوجب الله تعالىٰ عليهم ان يقولوا فى صلواتهم'اِيَّاكَ نَعْبُدُ وإِيَّاكَ نَسْتَعِين"[3] مذکورہ آیت کی نماز میں قرأت کے وجوب کا راز شرک اور غیر اللہ سے استعانت کا رد ہے جو کہ مشرکین عبادت واستعانت میں کرتے تھے۔شاہ صاحبؒ نے اپنی اس توجیح میں جو سر یا راز بیان کیا ہے آپ سے قبل سلف کے ہاں ایسا کوئی قول مذکورہ آیت کی تفسیر میں نہیں ملتا ہے۔

﴿ٱهْدِنَا ٱلصِّرَاطَ ٱلْمُسْتَقِيمَ﴾[4] دکھا ہم کو سیدھا راستہ۔

تفسیری نکات:

"الصراط المستقيم،كتاب الله وقيل رسول الله صلى الله عليه وسلم وصاحباه "[5] صراط مستقیم سے مراد اللہ کی کتاب (قرآن) اور نبی کریم ﷺ اور آپؐ کے دونوں ساتھی ابو بکرؓ وعمرؓ بھی مراد ہیں۔ الصراط کے معانی حضرت علیؓ،ابن عباسؓ اور اَبو العالیہؒ کی روایات کے مطابق بیان کیے ہیں۔[6] امام طبریؒ نے صراط مستقیم کی تاویل میں اسلام،کتاب اللہ،رسول اللہ وصاحباہ،اتباع نبی ﷺ و منہاج ابی بکر وعمر وعثمان وعلی اور صاحباہ من بعدہ ابو بکر وعمر اقوال نقل کیے ہیں۔[7] شاہ صاحب مذکورہ آیت کی تفسیر ابو العالیہؒ اور حسنؒ کی موافقت میں کتاب اللہ وقیل[قال ابوالعاليه والحسن فى تفسير قوله تعالى ٱهْدِنَا ٱلصِّرَاطَ ٱلْمُسْتَقِيمَ رسول الله صلى

---

1. - Al-Manawi,Allama Muhammad Abdul Rauf,Faiz al Qadir sharah aljami al saghir,Dar alkutab alelmiya,Bairut1415AH,VOL.1,p395
2. - Alalbani,Muhammad Nasir-ud-din,Sahih wa Zaef wa aljami alsagheer wa ziyadathu,almaktabah alislami,ch,VOL.1,Hadith No.1396
3. - Shah Wali Ullah,Hujjahat albalgha,dar al Jeel Bairut,(1426AH)VOL.1,alqasm alawal,almbhath Albir wa alasm,p120
4. - Surah Al-Fateha,1:6
5. - Fath alkhabir,p2
6. - Abi Hatim,tafsir al Quran Al-Azeem,VOL.1.Hadith No.32,VOL.4,Hadith No7267,AlHakim,Muhammad bin Abdullah,Almustadrikala sahihin,Dar alkutab alelmiya,Bairut1411AH,VOL.2,ch,Surah Al Fateha,Hadith No3025
7. - Al Tabri,Abu Jafar Muhammad bin Jreer,Jami al biyan en taweel ayal Quran,dar hijar liltabaha wa alnashar wa altuzae wa alalan1422AH,VOL.1,p173,175

الله علیه وسلم وصاحباه][1] کہ وہ سیدھی راہ جو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں اصحاب ابو بکر و عمر کی تھی۔ صراط مستقیم کی بابت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔" فقیر گوید عفی عنہ توجیہ ایں کلام آن است کہ خدا تعالیٰ در بیان صراط مستقیم می فرماید، صِرَاطَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ، باز ٱلَّذِينَ انعم علیہم را، وجائے دیگر بیان می کنند کہ ﴿مِّنَ ٱلنَّبِيِّينَ وَٱلصِّدِّيقِينَ وَٱلشُّهَدَآءِ وَٱلصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقاً﴾[2] باز آنحضرت ﷺ در حدیث مستفیض بیان فرمودند کہ ابو بکر صدیق است و عمر شہید باز آنجناب ﷺ اصل غرض را بیان فرمود کہ[اقتدوا بالذين من بعدی ابی بکروعمر][3] ازیں آیہ می تواں استدلال کرد کہ خدائے تعالیٰ عباد خود را تعلیم می فرماید کہ وقت مناجات از من طلب کنید ہدایت بسوئ صراط مستقیم چوں بعد اللتیا واللتی منقح شد کہ صراط مستقیم طریقہ شیخین است"[4] فقیر کہتا ہے کہ اس کلام کی توجیہ یہ ہے کہ اللہ سبحان وتعالیٰ سیدھے راستے کے بیان میں خود فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا انعام ہوا، دوسری جگہ فرمایا(انعام یافتہ کی بابت) انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین میں سے جو بہترین رفقاء ہیں اور رسول ﷺ کا فرمان کہ اَبکر صدیق ہے اور عمر شہید، اور آپؐ کا یہ فرمان کہ میرے بعد اَبو بکر و عمر کی اقتدا کرو، وقت مناجات صراط مستقیم کی تعلیم اور(احادیث رسولؐ) سے یہ واضح ہو گیا کہ صراط مستقیم طریقہ شیخین ہے۔ دوسرے مقام پر لکھتے ہیں "جمہور مسلمین مے باید در نماز خود از جناب حق جل وعلا طلب کنند ہدایت براہ منعم علیہم شک نیست جماعہ کہ راہ ایشاں اعظم مطلوبات است افضل اند نزدیک خدائ تعالیٰ والّا طلب راہ مفضول یا مساوی معقول نے شود بعد ازآن تفسیر فرمودہ منعم علیہم را ﴿وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ فَأُوْلَٰئِكَ مَعَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ ٱلنَّبِيِّينَ وَٱلصِّدِّيقِينَ وَٱلشُّهَدَآءِ وَٱلصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقاً﴾[5] (جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا کہا مان لے گا تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہونگے جو اللہ کے انعام یافتہ ہیں یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صلحاء اور یہ بہت اچھے رفیق ہیں) بعد ازاں آنحضرت ﷺ در احادیث مستفیضہ کہ حجت بآن قائم شود فرمودند کہ ابو بکر صدیق است و عمر و عثمان شہید پس از اینجا مبرہن گشت کہ ایں عزیزان افاضل امت اند و ایشاں را ریاست معنوی بر سائر مسلمین متحقق است"[6] شاہ صاحبؒ نے منعم علیہم کی تفسیر قرآن بالقرآن کرتے ہوئے سورۃ النساء کی آیت سے استدلال کیا اور پھر شیخین کی فضیلت کے ضمن میں حدیث رسول ﷺ سے استدلال کیا اور ان کی خلافت کو ثابت کرتے ہوئے ان کی بابت باطل خیالات کی تردید کی جانب اشارہ کیا ہے۔

﴿صِرَاطَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ ٱلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ ٱلضَّآلِّينَ﴾[7] راستہ ان لوگوں کا کہ انعام فرمایا تونے ان پر نہ وہ جن پر غضب ہوا(تیرا) اور نہ بھٹکنے والے۔

تفسیری نکات:

"صراط الذين أنعمت عليهم،بالهداية ،وهم الانبياء و الصلحاء ،غيرالمغضوب عليهم،وهم قوم موسى وعيسى، لأنهم غيروا نعم الله عزوجل ،قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اليهودمغضوب عليهم،و النصارى

1- Al Tabri,Abu Jafar Muhammad bin Jreer,Jami al biyan un taweel ayal Quran,dar-e- hijar liltabaha wa alnashar wa altuzae wa alalan1422AH,VOL.1,p273,275

2- Surah AL-Nisa4:69

3-Alshafi,Abu Abdullah Muhammad bin Idrees,tfsir alemam Shafi,dar altadmirya,Almkah larabia alSaudia,1427AH,VOL.3,p1332,Ibn Aadil alhanbli,Abu Hifs Srajuddin bin Ali bin Aadil,AlLubab fi uloom alkitab,dar alkutab alelmiya,Bairut/Labnan1419AH,VOL.5,p581,AlTabrani,Abu l Qasim Suleman bin Ahmad,Almujam al aust,dar al Harmain,Cairo1415AH,VOL.6,p76

4-Shah Waliullah, Iizalat alkhifa ean khilafat alkhalfa,Qadimi kutab khana,aaram bagh,Karachi,VOL.2,p2,3

5- Surah AL-Nisa4:69

6-Iizalat alkhifa,VOL.2,p467

7- Surah Al-Fatiha1:7

ضلال"[1] راستہ ان لوگوں کا جن پر آپ نے ہدایت کے ذریعے انعام فرمایا اور وہ انبیاء و صلحاء ہیں۔" مراد از آنان کہ اکرام کردہ شد بر آنھا چہار فرقہ اند: نبیین وصدیقین و شهداء و صالحین"[2] غیر المغضوب حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی قومیں ہیں کیونکہ انہوں نے اللہ کی نعمتوں میں تغیر کیا۔ مغضوب اور ضلال کے معنی حدیث رسول ﷺ جس کے راوی عدی بن حاتم ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا [الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ' الْيَهُودُ، وَلَا الضَّالِّينَ' النَّصَارَى][3] کی موافقت میں بیان کیے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مغضوب سے مراد یہود اور ضلال سے نصاری مراد ہیں۔ انعام یافتہ کے متعلق ابن عباسؓ کا قول ہے{الْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ الَّذِينَ أَطَاعُونِي وَعَبَدُونِي}[4] ملائکہ، نبیین، صدیقین، شہداء، اور وہ جنہوں نے اللہ کی اطاعت اور بندگی کی۔

نماز میں سورۃ الفاتحہ کی قرأت حضور قلبی پر نفس کو تنبیہ بلیغ کا ذریعہ: شاہ صاحبؒ حجۃ اللہ البالغہ میں حدیث قدسی نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں"واشار إلى كيفية تمرين النفس عليها بقوله[قال الله تعالىٰ قسمت الصلوة بينى وبين عبدى نصفين، ولعبدى ماسأل، فاذا قال العبد،الحمدلله رب العالمين' قال الله: حمد نى عبدى، واذا قال:الرحمٰن الرحيم' قال الله: أثنى على عبدى: واذا قال:مالک يوم الدين'قال: مجدنى عبدى، واذا قال اياک نعبد واياک نستعين'قال هذا بينى وبين عبدى، ولعبدى ماسأل ،واذا قال اهدنا الصراط المستيم،صراط الذين انعمت عليهم غيرالمغضوب عليهم ولا الضآلين' قال: هذا العبدى، والعبدى ماسال][5] فذلک اشارة الى الامر بملاحظة الجواب فى كل كلمة، فانه ينبه للحضور تنبيها بليغاً"[6] اور آپؐ نے نفس کو نماز کے عادی ہونے کی کیفیت پر اس قول سے اشارہ کیا ہے کہ اللہ پاک فرماتا ہے نماز کو اپنے اور بندے کے مابین نصف نصف تقسیم کر لیا اور میرے بندے کے لیے وہ چیز ہے جو مانگے۔ پس جب بندہ (سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو رب ہے سب جہانوں کا) کہتا ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد کی۔ اور جب کہتا ہے (بڑا مہربان اور نہایت رحم والا) تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری ثناء بیان کی۔ اور جب کہتا ہے مالک روز جزاء کا تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور جب کہتا ہے (تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں)۔ تو اللہ فرماتا ہے۔ میرے اور میرے بندے کے مابین یہ مشترک ہے۔ اور جو میرا بندہ مانگے اس کے لیے موجود ہے اور جب بندہ کہتا ہے (دکھا ہم کو راستہ سیدھا... الی آخر) تو فرماتا ہے کہ یہ میرے بندہ کے لیے ہے۔ اور میرا بندہ جو مانگے موجود ہے۔ اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر کلمہ پر جواب کا لحاظ رکھنا چاہیے کیونکہ اس سے حضور قلبی پر نفس کو تنبیہ بلیغ ہوتی ہے۔

فاتحہ خلف الامام:

"وان كان ماموماً وجب عليه الانصات، والا ستماع، فان جهر الامام لم يقرا الا عندالاسكاتة وان خافت فله الخيرة، فان قرأ فليقرأ الفاتحة قراءة لا يشوش على الامام، وهذا اولى الاقوال عندى، وبه يجمع، بين

---

[1]- Fathal khabeer,p2,Alwajiz lilwahdi,VOL.1,p1

[2] - Fathalrahman,p1

[3] - Abi Hatim,tafseer al Quran alazeem,VOL.1,p31

[4]- Tafseer Al-Quran alazeem,VOL.1,Hadith No.38

[5] - Al-Muslim,Muslim bin Hajaj al Qaishari,jami alsahih almukhtasir,dar al jeel,Bairut,kitab alsalat,Hadith No.807,Al Tabraizi,Muhammad bin Abdullah alkhateeb,Al-Mishkat almasabah,almaktaba alislami Bairut,ch.alqrat fi alsalat,VOL.1,Hadith No823

[6]- Hujjahat albalgha,VOL.2,abwab alahsan,p105

احادیث الباب، والسرفیه: مانص علیه: من ان القراءة مع الامام تشوّش علیه، وتفوت التدبر، وتخالف تعظیم القرآن"[1]

ترجمہ: اور مقتدی پر واجب ہے کہ جب کھڑا رہے اور قرآن کو سنتا رہے۔ پھر اگر امام جہر سے پڑھتا ہے تو جب وہ سکوت کیا کرے اس وقت وہ پڑھ لیا کرے۔ اور اگر آہستہ پڑھ رہا ہے تو مقتدی کو اختیار ہے۔ اگر پڑھے تو سورۃ (فاتحہ) کو پڑھ لے مگر اس طرح سے پڑھے کہ امام اس کے پڑھنے سے اپنا پڑھنا نہ بھول جائے اور میرے نزدیک سب سے بہتر یہی قول ہے۔ اور تمام احادیث کی تطبیق اس کے موافق ہو سکتی ہے اور اس میں بھید وہی ہے۔ جس کی تصریح کر دی گئی ہے کہ امام کے ساتھ آواز سے قرآن پڑھنا امام کی تشویش کا باعث ہو گا۔ اور اسکی وجہ سے قرآن کے اندر تدبر نہ ہو سکے گا، اور تعظیم کے خلاف ہے۔

الفاتحہ ایک بہترین ذکر و دعا

"واذا تعین التوقیت: فلا احق من الفاتحة، لانہا دعاء جامع، انزله الله تعالی علی السنة عباده، یعلمهم: کیف یحمدون الله، ویثنون علیه، ویقرون له بتوحید العبادة والاستعانة؟ وکیف یسالون الطریقة الجامعة لأنواع الخیر، ویتعوذون به من طریقة المغضوب علیهم والضالین؟ واحسن الدعاء اجمعه"[2]

اور جب تعیین اوقات ضروری ٹھہری تو فاتحہ سے بڑھ کر کوئی چیز اس کے لیے مناسب نہیں ہے کیونکہ وہ ایک جامع دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کی طرف سے گویا ان کو اس بات کی تعلیم کرنے کے لیے نازل فرمایا ہے کہ ہماری حمد و ثناء اس طرح کیا کرتے ہیں اور اس طرح خاص ہم سے استعانت اور خاص ہمارے لیے عبادت کا اقرار کیا کرتے ہیں۔ اور اس طرح وہ راستہ جو ہر قسم کی بہتری کا جامع ہو مانگا کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے طریقے سے جن پر ہمارا غصہ ہوا ہے اور جو گمراہ ہیں پناہ مانگتے ہیں اور بہترین دعا وہی ہوتی ہے جو جامع ہوتی ہے۔ اسی کے قریب مفہوم صاحب الکشف والبیان نے آپ سے قبل لکھا ہے کہ سورۃ فاتحہ کی نماز میں قرأت کے وجوب کا راز اللہ کی جانب سے بندے کو آداب سوال سکھانا، اللہ کی ابتدا میں ثناء اور بعد دعا ہدایت جو کہ ایک بندے کیے لیے فوز و فلاح کا باعث ہے لکھتے ہیں "سورة تعلم المسألة لأن الله تعالی علّم فیه عباده آداب السؤال، فبدأ بالثناء ثم الدعاء، وذلك سبب النجاح والفلاح. القول في وجوب قراءة هذه السورة في الصلاة"[3]

3. نتائج بحث و سفارشات:

شاہ ولی اللہؒ نے سورۃ الفاتحہ کی آیات کو مختلف عنوانات کے تحت بیان کرتے ہوئے تفسیر قرآن بالقرآن وبالحدیث اور اقوال سلف کے اسلوب کو اختیار کیا ہے۔ استدلال میں آپؒ کا اسلوب یہ ہے کہ کبھی آیت کی تفسیر میں آیت قرآن سے اور کبھی حدیث رسولؐ کی تفہیم میں آیت قرآن کو پیش کرتے ہوئے مفسرین سلف کی مطابقت کو ملحوظ رکھتے ہیں جیسا کہ غریب الفاظ کے معانی میں حضرت ابن عباسؓ، امام بخاریؒ و سلف کی مطابقت اختیار کی ہے۔ غرائب القرآن میں متعدد مقامات پر وہی معانی لکھے ہیں جو آپ سے قبل امام واحدیؒ نے اپنی تفسیر میں بیان کیے ہیں۔ عبادت اور استعانت کی تفسیر میں اہل قبور سے استعانت کے جواز کو حدیث اور تفسیر نحوی کے اسلوب میں کلمہ ایاک پر بحث کی ہے اور اہل قبور سے استعانت کے جواز پر پیش کی جانے والی روایت پر جرح کرتے ہوئے امام مناوی کے نقل کردہ ابن حجر اور ھیتمی کے اقوال کو پیش کیا ہے۔ اللہ ہی کی بندگی اور اسی سے استعانت کے جملہ کو نماز میں پڑھنے کی حکمت مشرکین کے عقیدے غیر اللہ سے استعانت کو رد کرنا بیان کی ہے۔ صراط مستقیم کی تفسیر میں ابو العالیہ اور حسنؒ کے اقوال اور حدیث رسول ﷺ سے شیخین کے طریقہ سے ان کی فضیلت کو ثابت کیا

1- Hujjahat albalgha,VOL.2,azkar alsalat,p14
2 - Hujjahat albalgha,VOL.2,alsutra,p9
3 - Al-Saalbi,Abu Isahaq,Ahmad bin Muhammad bin Ibrahim,Al-Kashaf albiyan,dare ihya Alturas,Bairut,VOL 1,p129

ہے۔منعم علیھم کی تفسیر میں قرآن بالقران کے اسلوب کو اپناتے ہوئے تفسیر کی گئی ہے۔ مغضوب سے مراد یہود اور ضال سے مراد نصاری حدیث رسول کے مطابق بیان کی ہے۔ سورۃ الفاتحہ کی قرآت نماز میں کی حکمت نفس کے لیے تنبیہ بلیغ ہے اس حکمت کو حدیث قدسی کے تناظر میں بیان کیا ہے اور نماز میں فاتحہ کا وجوب اس کی جامعیت کو قرار دیا ہے۔ فاتحہ خلف الامام کے ضمن میں بطور استدلال پیش کی جانے والی روایات کو تطبیق دیتے ہوئے جہری نماز میں امام کے قرآت کے دوران وقفہ میں مقتدی کا قرآت کرنا جبکہ سری نماز میں مقتدی کو اختیار قرآت ہے کرے یا نہ کرے مگر ایسی قرآت کہ جو امام کی قرآت میں مخل نہ ہو کی رائے فاتحہ خلف الامام کی بابت روایات کو تطبیق دیتے ہوئے قائم کی ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وإِيَّاكَ نَسْتَعِين کے جملے کا فاتحہ میں لائے جانے اور نماز میں فاتحہ کی قرآت کی حکمت اور راز کو بیان کرنا مفسرین سلف کے برعکس منفرد اسلوب ہے۔

تعلق بالقرآن، قرآنی فکر، مسلک اعتدال اور دینی وسیاسی فکر کے حوالے سے خاص کر اس دور انتشار اور محکومی میں جب مسلم امت امامت وخلافت کے منصب سے اتر کر گروہی تعصبات میں پھنس کر ایک دوسرے کی گردنیں مارتے ہوئے غلبہ کفر کا باعث بن چکی ہے۔ ایسے میں شاہ ولی اللہؒ کے تفسیری نکات کا مطالعہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ شاہ صاحبؒ نے اپنی تصانیف میں مختلف عنوانات کے ذیل میں قرآنی آیات اور احادیث رسول ﷺ سے استدلال کیا ہے۔ جہاں آپ نے تفسیر آیت کے ضمن میں مفسرین سلف کے اقوال کی موافقت اختیار کی ہے وہاں بعض ایسے نکات بھی بیان کیے ہیں جو اقوال سلف سے موافقت نہیں رکھتے اور ان میں انفرادیت ہے۔ آیات احکام کے ضمن میں اگرچہ یہ ایک دقیق بحث ہے جو حکمت اور راز شاہ صاحبؒ بیان کرتے ہیں وہ جہاں ایک تفسیر کے طالب علم کے لیے راہ نما ہیں وہاں عام مسلمان کے لیے احکام ربانی کی حکمت کو سمجھنے اور اطاعت رب کے لیے تیقن کا ذریعہ ہیں۔ آیات احکام کے ضمن میں فقہی مباحث اور حکمت حکم پر شاہ صاحبؒ کی تفسیر اور مفسرین سلف کی تفسیر کی موافقت یا انفرادیت کے عنوان سے تجزیاتی مطالعہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح تصوف کے عنوان پر بھی آیات قرآنی سے استدلال تصوف میں راہ پانے والی خرافات کو سمجھنے کے لیے تفسیری نکات مدد ومعاون ہیں۔ مقالہ زیر بحث شاہ صاحب کی چند کتب کے مطالعہ تک محدود ہے جبکہ آپؒ کی دیگر تصانیف میں بھی آیات قرانی سے استشہاد کے ضمن میں تفسیری نکات موجود ہیں جن کا تجزیاتی مطالعہ کیا جانا مفید ہے۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)